پروفیسر خالد شبیر احمد

# غزل

ہم نے ہی ڈالی رسمِ جنوں ہم نے ہی جنوں اعجاز کیا
ہر ایک قدم تھا کوہِ گراں جب ہم نے سفر آغاز کیا

کیا رنگ جما تھا مقتل میں اک دھوم مچی تھی ہر جانب
جب ہم نے زباں زخموں میں رکھی اور زخموں کو اعزاز کیا

ہر گوشہ زمیں کا تھرایا اور گونج اٹھا تھا سارا جہاں
جب میرا جنوں شعلہ سا بنا اور شعلے کو آواز کیا

دنیا کی روش کے کیا کہنے یونہی تو بدلتی ہے دنیا
اک حرفِ ملامت اُس پہ بھی جس پر کہ صدیوں ناز کیا

وہ لمحہ بھی کیا لمحہ تھا کہ یاد کروں تو دل روئے
جب تیرے دل پر دستک دی اور تونے تھا در باز کیا

ہم خوگر ہیں طوفانوں کے ہر لہر بسیرا ہے اپنا
کیا خوب ہے ڈالی ریت ہم نے کیا یہ پیش انداز کیا

اس شہر جفا میں غم اوڑھے دن رات میں پھرتا رہتا ہوں
ہمدم ٹھہرا اب غم اپنا تو غم کو ہی دمساز کیا

ہر تیری ادا پہ دل جھوما ہر نقش تیرا تصویر بنا
جب تیرے دل کی باتوں کو آنکھوں نے تیری غماز کیا

وہ دیوانے آزادی کے تھے کون کہ جانوں پر کھیلے
کنجشکِ حریت کو کس نے شہپر باندھا ، شہباز کیا

بخشی ہے جنوں کی تابانی ہاں رخِ بدن کو لیلیٰ کے
یوں لَو پہ آتش کی ناچے یوں سوز کو ہم نے ساز کیا

ہاں صحنِ چمن کا ہر پتا اب راز یہ جانے ہے خالدؔ
ہر شاخ کو خوں سے سینچا ہے گل کو محوِ ناز کیا